صفحہ ۱۹۰ لایق ملاحظہ ترقی خواہان اہل اسلام و صفحہ ۱۹۷ لایق مطالعہ ناظرین خط جعلی دہلی و رسالہ چودرتہ گلابی
متضمن و مجوز لعن و طعن مجتہدین عظام و صفحہ ۲۱۸ لایق توجہ گورنمنٹ والاامقام کافہ انام

اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معہ

ضمیمہ متضمن مسایل مذہب محدثین اہل السنہ

نمبر ہفتم

جلد ششم

بابت ماہ رمضان سنہ ۱۳۰۰ھ مطابق ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۳ع

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجات و مراتب قیمت		تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ	
درجہ	مرتبہ		بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس	للعہ	ے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عام اغنیا و لابریری و سوسائٹی ہا	عہ	ہے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	ے	عہ ۸ر
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھین اور رسالانہ پیشگی داخل کرین	ہے	۱۲ر
۵	للاہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ رکھین مگر علمیت رکھین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعاء خیر

(۲) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہ ہوگا (۳) خط و کتابت و ارسال زر تا اطلاع ثانی بنام مہتمم پورے پورے عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا چاہیے اور ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی کے کسی صورت نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہو گا۔

ابو سعید محمد حسین لاہوری مہتمم اشاعۃ السنہ
مالیر کوٹلہ ضلع لودہیانہ

خریداران
اشاعۃ السنہ
کو ہدایت

رسالہ اشاعۃ السنہ
نمبر ۵ جلد ۶ کا صفحہ دوم
پڑہین اور میری
التماس مندرجہ صفحہ
مذکورہ کیطرف توجہ
کرین ورنہ اس نمبر کے
شایع ہونیکے ایک ہفتہ
بعد بیرنگ خطوط کا
سلسلہ جاری ہوگا
کیونکہ پیڈ اور رجسٹرڈ خطوط
نے انپر کچھہ اثر نہ کیا **خدا
جانے** ہمارے
وہ معاونین کہان
چلے گئے یا سو گئے جو
سال ہا سال ہی گذرنے
نہ دیتے کہ سالانہ یا ششماہی
یا سہ ماہی قیمت ارسال
فرمادیا کرتے۔ وہ
آنکھ کھولکر تو دیکھین کہ یہ اپریل
کا کونسا مہینہ ہے اور نمبر رسالہ یا
ضمیمہ (جو انکو پہنچ چکا ہے) کونسا
ہے اور انکی طرف سے
اس سال میں وصول کیا ہے

چشمہ نور پریس امرتسر مین چھپا

!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یک نشد دو شد

وہ مرض جسکا علاج اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ جلد ۶ مین بتایا گیا ہی ہنوز دور نہوا تھا کہ ایک مرض مسلمانون مین اور پھیلا یعنے گلابی چوورقہ کا فتنہ ہنوز فرو نہ ہوا تھا کہ ایک فتنہ اور مسلمانون مین کھڑا ہوگیا جسکے بیان و ازالہ کے لئے مضمون ذیل لکھا جاتا ہے رب الناس اذھب الباس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما

ترقی معکوس

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز واستخوان سوزد

ہماری قوم ہمارے اسلامی بھائیون ہمارے مذہبی رشتہ دارون کا حال **گویم مشکل وگر نہ گویم مشکل** کا مصداق ہورہا ہے —

کچھہ کہتے ہین تو اپنی شکایت کرنی پڑتی ہے جس سے اقوام غیر کی نظرون مین اپنی ذلت وحقارت ہوتی ہے **چپ رہتے ہین** تو اپنی قوم کی تباہی حالت دن بدن ترقی کرتی نظر آتی ہے -

آخر اس کشمکش کے بعد کچھہ کہنے ہی کو ترجیح معلوم ہوتی ہے اور جو ذلت وحقارت اقوام غیر کی نظرون مین بصورت شکایت نظر آتی ہے سکوت مین اس سے بڑھکر دکھائی دیتی ہے اسلئے ہم ناچار ہوکر کچھہ کہتے ہین اور اپنی قوم کے آگے کمال ادب نیاز وعجز وانکسار سے التجا کرتے ہین کہ وہ غور سے اُسکو پڑہین

یٰلیت قومی یعلمون

ہم **جب** اکناف عالم مین سرسری نظر کرتے اور دنیا و مافیہا کی حالات آنکھ سے دیکھتے اور اخبارون مین پڑھتے ہین تو مسلمانون کے سوائے اکثر اقوام کو کیا مذہب میں اور کیا معاشرت مین روزافزون ترقی پر پاتے ہین -

انگریزون وغیرہ اقوام یوروپین کو دیکھو اونھون نے معاشرت مین کیا ترقی کی ہے کہ اسوقت وہ ضرب المثل ہو رہی ہے اور اُنکی مذہبی ترقی بھی اُنکی سابق حالت سی کچھہ کم نہین ہے اِسکے جواب مین اگر کہو کہ وہ صاحب شوکت و سلطنت ہین اور جو کرتے ہین بزور شمشیر کرتے ہین جس سی مسلمان تہیدست ہین تو ہم اور مثالین برہمو و آریہ کی پیش کر سکتے ہین -

برہم سماج نے جو تہوڑے ہی دنون مین ترقی کی ہے وہ کس کی تلوار کے زور سے ہوئی - نوخیز **قوم آریہ** جو دن بدن ترقی کر رہے ہین وہ کس سلطنت کی مدد سے اور کس کے تلوار کے زور سے **عموماً** ہنود بنگال و ممالک مغرب و شمال و پنجاب ہی کو دیکھو اور انصاف سے کہو وہ کیسی تُم پر سبقت کر رہی ہین کیا وہ بہی کسی مُلک یا حصّۂ ملک کے پادشاہ ہین - ؟

اور جب ہم اپنے گروہ مسلمانون کی طرف نظر غائر سے دیکھتے ہین اور آنکھ پر چشمہ (عینک) چڑھا کر خوردبین لگا کر اِنمین ترقی کے آثار ڈہونڈہتے ہین تو اِسکا کہین اثر و نشان نہین پاتے اور اپنی نگاہون کو *ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ کا مصداق بناتے ہین **ہان** بجائے اِسکے ترقی معکوس کے آثار کالشمس فی رابعۃ النہار بلا اشتباہ و استتار مشاہدہ کرتے ہین **اِنکی** دُنیاوی ترقی معکوس تو عیان ہی محتاج اظہار و بیان نہین ہے کون نہین جانتا کہ اِنکی ذلّت و افلاس پر دوست و دشمن دونو کے گہر مین ماتم ہو رہا ہی **کوئی لارڈ** رپن بالقابہ کے آگے انکی مفلسی و بدحالی کا رونا روتا ہے -

---

* پہر تو آنکھ کو دوبارہ پہرا کر دیکھہ تیری نگاہ تیری طرف عاجز ہو کر اور تہک کر پھریگی یعنی کچھہ دیکھہ نہ سکیگی ::

کوئی انکی شکایت حال مین اخبارون کے اوراق سیاہ کرتا اور اپنا وقت کھوتا ہے **کوئی** لکچرون اور منادیون کے ذریعہ سے انکی تباہی حال پر آنسو بہاتا ہے **اسمقام** مین صرف اُنکی **مذہبی** ترقی معکوس کا بیان اور اسپر افسوس مدِّنظر ہے۔

اگر انکے اِس سال کا پہلے سال سے اور اس سے پہلے کا اوس سے پہلے سے مقابلہ کرتے ہین تو علم مین کمالات مین ترقی مذہب مین اشاعت اسلام مین سبھی مین **فیصدی** ننانوے اور بعض امور مین فیصدی **نوے** کی ترقّی **معکوس** (تنزل) انہین پاتے ہین علم وکمالات کے تنزلات ہم پھر کسی موقع پر بیان کرینگے (اگر ہمارے بھائی ہماری اِن باتون کو عداوت واہانت پر حمل نہ کرین گے۔ بالفعل ہم ان کی مذہبی ترقی معکوس کو بیان کرتے ہین۔ پہلے سال اگر کسی شہر مین ایک لاکھہ مسلمان شمار کیئے جاتے تھے تو اِس سال وہان پچاس ہزار رہگئے ہین اور اگر اُنکے اصول پر زیادہ توجہ کرکے دیکھین تو لاکھہ مین سے دس ہزار ہی نظر آتی ہین

اِس سے ہمارا مدعا یہہ نہین کہ (خدانخواستہ) وہ مرتد ہوگئے ہین اور اسلام چھوڑکر کسی اور دین عیسائی یھودی مین داخل ہوگئے ہین بلکہ مقصود اِس سے یہہ ہے کہ وہ اپنی ہی اسلامی بھائیون (جو میدان ترقی معکوس کے شہسوار ہین) کے باضابطہ حکم وفتوے سے دین اسلام سے خارج کیئے گئے ہین کوئی وہابی کوئی بدعتی کوئی مشرک کوئی لامذہب کوئی رافضی کوئی نجدی قرار پاکر گروہ اہل اسلام سے علیحدہ ہوئے ہین۔

ہمنی اپنی **مدت العمر** مین جہانتک کتب (حدیث تفسیر فقہ اصول عقاید وغیرہ اسلامی علوم کا) عبور کیا انمین یھی **مسئلہ** پایا کہ جس مسلمان سے کوئی کلمہ کفر وارتداد یا فعل موجب حد وسزا شرعی سرزد ہو اُسکو اس سے انکار کرانا وتاویل مکرجانیکے تلقین کرنا اور اس انکار وتاویل کو (بفرض وقوع اِس

قول و فعل کے) توبہ قرار دینا اور جسکے قول مین **ننانوے وجوہ کفر** ہون اور **ایک وجہ اسلام** اُسکو اُس ایک وجہ اسلام کے اعتبار و لحاظ سے دائرہ اسلام مین جگہہ دینا اور بلحاظ وجوہ کفر اسلام سے خارج نہ کرنا لازم ہے مگر یہان اس قضیہ کا عکس ہوتا ہے **جس شخص** سے کوئی فعل و قول موجب کفر سرزد نہوا ہو اُسکو خواہ مخواہ اسکا قائل و فاعل قرار دیا جاتا ہے اور جس کے قول یا فعل مین ننانوی وجوہ اسلام ہون اور ایک وجہ کفر اُسکو ایک وجہ کفر کے لحاظ سے کافر ٹھہرایا جاتا ہے پھر اس طرفہ پر یہہ طُرّہ چڑہایا جاتا ہے کہ جو اس کافر کے کفر مین شک کرے وہ خود کافر ہو جاتا ہے اور جو اِس شک کرنیوالے کے کفر مین تردد کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے اِس تدبیر سے اصلی کافر جو ان باتون کے مرتکب قرار دئے جاتے ہین **فیصدی پچاس** نکلتے ہین اور جو انکے کفر مین یا شک کنندہ کے کفر مین شک کرنے کے سبب کافر بنتے ہین **وہ فیصدی نوے** پیدا ہوتے ہین۔

ان لوگون کو واجب یہہ تھا کہ اِس اتفاقی مسئلہ (جسکا خلاف ہمنے آجتک کسی کتاب حدیث و فقہ اور کسی مذہب شافعی و حنفی مین نہین دیکھا) پر عمل کرکے تاویلی و نادانستہ کفر کے مرتکب کو مسلمان بناتے اور مسلمانون کا عدد بڑہاتے اُنہون نے اپنے فاسد خیالون سے اسکا خلاف تراش کر اُسکے ذریعہ سے مسلمانون کو کافر بنایا اور مسلمانون کا نمبر (جو پہلے ہی پاس ہونے کے درجہ سے کم تھا) اور بھی گھٹایا اور اِس رباعی کا مصداق بنکر دکھایا ؎

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا   دلِ دشمنان ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود این مقام   کہ با دوستانت خلافست و جنگ

اور اپنے آپ کو یہہ شعر نہ سُنایا "تو برائے وصل کردن آمدی نے برائے فصل کردن آمدی"

ایک شخص دوسرے سے پوچھتا ہے کہ آپکے اعتقاد مین خدا کا جھوٹ بولنا جایز ہے ؟

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا غیر مُسلّم ہے؟ اور آپکے مذہب مین مرد کی منی شکر مین ملا کر کھانا درست ہے؟ **دوسرا** اس سی یہہ سوال کرتا ہے کہ آپ کے اعتقاد مین امام فروعی مذہب پیغمبر اسلام مین نبوت مین شریک ہے؟ اور اُسکا قول پیغمبر کے قول سے تمہارے نزدیک مقدم ہے اور **تمہاری** مذہب مین عورت کے اندام نہانی کی رطوبت شکر مین ملا کر نوش جان کرنا مباح ہے؟ وعلی ہذا القیاس **پھر ہنوز** ایک شخص دوسرے کو جواب دینی نہین پاتا کہ وہ اُس کے سکوت و توقف ہی سے بحکم الخاموشی نیم رضا اسکو ان باتون کا قایل اور اِس قایل ہونیکی سبب سی کافر قرار دیتا ہے اور اگر وہ اِن باتون سے بر ملا انکار کرے تو اس انکار کو وہ نفاق اور تقیہ قرار دیتا ہے غرض بہر صورت اُسکو دائرہ اسلام سے خارج کر کے کافرون کے گروہ مین ملا کر اور جہنم مین پہنچا کر لوٹتا ہے ۔

اس قسم کی کارروائی آجکل **ایک** تو وہ ہوئی ہے (جو اشاعۃ السنۃ نمبر۵ جلد۶ مین بضمن مُسلمانونکی خوفناک حالت مذکور ہو چکی ہے) **دوسری** یہ کہ جب جناب مولانا شیخنا مولوی سیّد محمد **نذیر حسین** صاحب مُحدّث دہلوی جنکا اس وقت (امیر المومنین وامام المحدثین ہونا نہ سہی) کلمہ گو ہونا تو مسلم روزگار ہے بارادہ حج بیت اللہ بمبئی مین وارد ہوئے تو وہان کے خیر خواہان اسلام وترقی جویان مسلمانان عُلما ومشایخ (جن کے پیش امام مولوی خلیل الرحمن صاحب لودہیانوی ہین جن کے اسم ورسم سے ہین واقف نہین شاید وہ مولوی سیف الرحمن صاحب پسر مولوی عبد القادر صاحب لودہانوی ہون جو زمانہ غدر سی غایب ہین) **اس قسم** کے چند سوالات لیکر مولینا ممدوح کے گرد ہو گئے اور اِس امر کے فکر مین لگے کہ انکو اِن باتون کا قایل ٹھہرا کر کافر بنائین اور رجسٹر اسامیوار مسلمانون سی اِنکا نام خارج کر کے ایک نمبر گھٹائین **مولانا** ممدوح نے جب اِن سوالات کو سُنا تو بر ملا صاف

فرمایا کہ "یہ سب مجھپر بہتان ہے اور ان باتونکا معتقد کافر ہے" (چنانچہ اشتہار مطبوعہ مطبع حسنی بمبئی مین (جو اس گروہ کے پیش امام مولوی خلیل الرحمن صاحب نے مشتہر کیا ہی) یہہ جواب منقول و موجود ہے **مگر** یارون نے اس جواب کو نہ مانا اور صرف اس بہانہ سے کہ جناب ممدوح نے اس انکار کو بطور اقرارنامہ لکھکر رجسٹری کیون نہین کرا دیا (یعنے تحریری جواب کیون نہین دیا) انکو ان باتون کا قائل ٹھیرا ہی دیا اور ان سوالات کو اخبارون مین خوب مشتہر کرا دیا -

اس کارروائی مین **پہلے** تو عموماً مسلمانون کی حالت پر **افسوس** آتا ہے کہ اونکی اور اُن کے مذہب اسلام کی نسبت ایسی باتین عالم مین شایع ہوئی ہین جن پر عیسائی و ہنود ہنسی اڑاتے ہین **پھر اُن** خیرخواہان اسلام پر جنہون نے یہہ باتین تجویز کرکے پیش کین **پھر** اُن مسلمان اخبارنویسون پر جنہون نے یہہ باتین بلا تردید اپنے اخبارون مین شایع کردین **سب سے** زیادہ افسوس اڈیٹر اخبار **نورالانوار** پر ہے جس نے اس تشہیر کے ساتھ یہہ بات بھی اخبار مین شایع کی (چنانچہ مشیر قیصر مطبوعہ ۲- اکتوبر ۱۸۸۳ء اُس سے ناقل ہے) کہ مولانا ممدوح نے ان سوالات کا جواب کافی یا نہین دیا اس سے ان اخبارون کے مقلدین ناظرین یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ مولانا ممدوح ضرور ان باتون کے قائل ہین و بناءً علیہ ایک جم غفیر اہل اسلام کو جنکی تعداد اس اخبار (نورالانوار) مین اسّی لاکھہ بتائی ہے) دایرہ اسلام سے خارج کر رہے ہین -

مین ان **حضرات** سی **سوال** کرتا ہون کہ کیا اُنکے نزدیک کافی و شافی جواب یہی تہا کہ وہ ان باتون کو مان لیتے اور کھلم کھلے کافر بنتے یا اُن کے رد و انکار مین قلم اٹھا کر اُن کو شہرۂ آفاق کرتے اور اقوام غیر سے اسلام پر ہنسی کراتے جیسی ان حضرات نے کرائی ہے - **باطل باتون** کا شایع کرنا (رد کے ساتھ کیون نہ ہو) اچھا نہین ہے

اسلئے مولانا ممدوح نے زبانی جواب متضمن انکار پہ اکتفا کیا **آپنے** تو صریح انکار کیا اگر آپ اُن کے جواب مین محض سکوت ہی اختیار کرتے تو بھی بحکم آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی اور جواب —— باشد خموشی ایک نوع کا کافی جواب تھا یہ ضروری نہین ہے کہ ہر بات کا جواب تقریری یا تحریری ہی دیا جاوے

بھلا کوئی شخص کسی شریف آدمی سے پوچھے کہ جناب آپ گوہ کھایا کرتے ہین یا آپکی بہو بیٹی مین فلان عیب ہی تو اِسکا جواب وہ شریف آدمی صاحب حیا بجز سکوت اور کیا دیسکتا ہے ؟ کیا ایسا بھی کوئی ہے جو اسکے جواب مین تقریرًا یا تحریرًا اس امر کے درپے ہوجائے کہ ہم تو نہین —— کھایا کرتے اور ہماری بہو بیٹی اِس عیب سے بری ہے - پھر اسکو اخبار چھاپنے کے لئے اخبار نویسون کے حوالہ کردے -

مسلمانو ! او خُدا سے **شرماؤ** اَب بھی ایسی باتون سے جو ترقی معکوس کی علّت تامہ ہین **باز آؤ** - اسلام کو **بڑھاؤ** - مسلمانون کے عدد کو (برائے نام ہی کیون نہ ہو) بڑھنے دو مسلمان آگے ہی تھوڑے ہین تم اِن تھوڑے کو اور نہ گھٹاؤ اور کافرون کی تعداد کو نہ بڑھاؤ اور اگر تمکو **کافرونکی ایسی ہی بکثرت ضرورت** وحاجت ہی **تو** دُنیا مین اِن کلمہ گویون کے سوائے کافر اور بہت ہین جو تمہارے دین سے نبی سے قرآن سے اسلام سے برملا کفر (انکار) کے مدعی ہین اِن ہی سے اپنا کام چلاؤ اور ضرورت وحاجت کو پورا کرو - آیندہ اختیار ہ

ہمارا کام سمجھانا ہی یارو
اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

حسن عقیدت محدّثین

بجناب آئمّہ مجتہدین

اندنون جو اہلحدیث ہندیہ اُن کے مخالفین یہہ **تہمتین** لگاتے ہین کہ وُہ ائمہ مجتہدین و اولیاء کاملین اور انکے اتباع صالحین کو بے ادبی سے یاد کرتے ہین اور انکی عالی جناب مین سوءظنی رکہتے ہین (چنانچہ گلابی چو ورقہ اور اس سے پہلے جعلی خط مفسدین دہلی مین (جسکا ذکر و جواب اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۶ مین گذر چکا ہے) بڑی طمطراق سے یہہ تہمتین درج کی گئی ہین) اُن کے **جواب** مین **جو کچہہ ہمنے** یا اور خیر خواہان اسلام و اتفاق جویان اہل اسلام نے **کہا ہے اُسکو** اِس گروہ کے ایک رئیس والا مقام (مجدد العصر ناقد الاثر نواب والا جاہ امیر الملک مولوی سیّد **محمد صدیق حسنخان** صاحب بہادر) نے بخوبی **تصدیق کردیا ہے** اور اِس بات کی بیان **ثبوت مین** (کہ گروہ محدثین آیمہ اربعہ وغیرہ مجتہدین سلف صالحین کے جناب مین وہی عقیدت رکہتے ہین جو اُنکو محدثین سلف کی جناب مین حاصل ہے اور انکے طاعن لاعن کو وہ ملعون اور مردود سمجہتے ہین) ایک سو چار صفحہ کی ایک **کتاب** عمدہ اور سلیس فارسی عبارت مین لکہی ہے اور مطبع مفید عام اگرہ مین خوبصورتی اور صفائی کے ساتہہ **چہپوادی** ہے جس کا نام نامی یہہ ہے

جلب المنفعة فی الذّب عن الائمة المجتہدین الاربعة

اور اِس نام کا ترجمہ یہہ ہے کہ یہہ اِس نفع کو کہینچے اور حاصل کرنیوالی کتاب ہے جو چارون

مجتہدین کے جناب سی طاعن طاعنین کے روکنے اور دفع کرنے مین حاصل ہے ہم اسمقام مین اِس کتاب کا مفتتح اور خاتمہ اور بعض وسطی وضمنی فقرات ضروریہ کو بعینہا اور بقیہ مطالب ایک سو چار صفحہ کتاب کا دو صفحہ مین خلاصہ اس غرض سے نقل کرتے ہین کہ ناظرین حق بین وشائقین وفاق آئین اِسکو اِس کتاب کی فہرست سمجھین اور اِسے اُنکی خوبی مضامین کو دیکھکر جمال اصلی کتاب کی شایق ہون۔

یہہ **کتاب** گروہ اہلحدیث کی اسارت ادب ائمہ دین سے برارت پر قوی **شہادت** ہے۔ اور جماعت مُتبعین آیمہ مجتہدین وصوفیہ صافیہ کے لئے (جنکو ان تحریرات سے کچھہ کدورت پیدا ہوگئی ہو) دافع سوءظنی وموجب **طمانیت** اور طایفہ مفترین اور محررین کلمات توہین ائمہ دین کے لئے مورث حسرت و**ندامت** **اہلحدیث** اِس کتاب کو (نقد جان دیکر کیون نہ ہو) خرید کر بطور سارٹیفکیٹ (سند) اپنے پاس رکھین۔ اور **متبعین آئمہ** مجتہدین وصوفیہ صافیہ اِسکو پڑہکر اپنے دامن خاطر کو غبار کدورت وسوءظنی بحق اہلحدیث سی پاک کرین۔ اور اِس زمانہ تنزل وحالت ضعف وقلت اہل اسلام مین ایک دوسرے کو اتفاق واتحاد کی نگاہون سے دیکھین۔ اور **مفتریان** اہل بہتان یاوہ بیخوف خارج از ایمان (جنکی قلم سے سب سے پہلے آئمہ دین کے حق مین گالیان نکلی ہین اس کتاب کو دیکھکر عرق خجالت نہ پائین تو کسی کنوئین یا تالاب ہی مین ڈوب کر مر جائین۔ اور اِسی دوات کی سیاہی سے جس سے آئمہ دین کے حقمین کلمات سب وشتم لکھے ہین اپنا مونہہ کالا کر کے کسی سرنگ مین جا گھسین۔

اِس کتاب کی اشاعت کے بعد انکو زمین پر رہنا اور لوگون کو مُنہہ دکھانا بڑی شرم کی بات ہی ڈوب کر مر جانا یا مونہہ کالا کر کے زمین مین دہس جانا اِس زندگی سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ (اب اس کتاب کے مطالب کو نقل کیا جاتا ہے) اِس کتاب کے

شروع مین حمد و صلوة کے بعد کہا ہے۔

واجب بر ہر مسلمان آنست کہ بعد از موالات خدا و رسول موالات مومنین از علما مجتہدین و اولیا صالحین گزینند خصوصًا و لاے آن علما و ائمہ کہ ورثہ پیمبران اند و بمنزلہ انجم آسمان کہ در تاریکی بر و بحر راہ مینمایند۔ و در ہدایت بر روی خلق می کشایند و بر روایت و درائت ایشان اتفاق اسلامیان ست چہ ہر امت کہ پیش از بعثت خاتم رسل صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بود علماء او شرار آن امت بودند مگر ملت اسلامیہ کہ علماء وے خیار اند چنانکہ این امت وسط امم ست و مرتبہ علماء این امت مرتبہ خلفاء رسول ست صلعم سنت مطہرہ وے را صلعم کہ احیانًا مے میرد زندہ میکنند و روح تازہ در کالبد اسلام مے دمند بہم قام الکتاب و بہ قاموا و بہم نطقت السنۃ و بہا نطقوا ○

فلولا الهوی ما عرفناهم ولولاهم ما عرفنا الهوی
نزد من ہر شب نسیم صبح را آمد شد ست از تو پیغام آورد از من برد آرام را

ہیچ یکے از امامان دین کہ امت سر بقبول ایشان فرو د آوردہ ست ہمچو ائمہ اربعہ مجتہدین و جز ایشان از جہابذہ حدیث چنان نبودہ ست کہ اعتقاد مخالفت رسول صلعم در سنتے از سنن و حدیثے از احادیث وے علیہ الصلوة والسلام بدل داشتہ باشد چہ دقیق سنت و چہ جلیل و چہ کثیر حدیث و چہ قلیل آن بلکہ ہمگنان متفق بودہ اند بر وجوب اتباع رسول و برانکہ ہر کسے از کسان امت چنانست کہ سخن او ماخوذ و متروک می تواند شد الا رسول صلعم لکن اگر یکے را قولے یافتہ شود کہ حدیث صحیح خلاف وے ست پس لا بد وے را در انجا عذرے خواہد بود در ترک آن حدیث و جماع اعذار سہ عذر ست یکی عدم اعتقاد بآنکہ گفتہ رسول ست دوم اعتقاد بآنکہ مرادش باین قول نہ آن مسئلہ ست سوم اعتقاد نسخ آن حکم و این ہر سہ صفت چند سبب دارد

پہر صفحہ ۳ سے ۲۴ تک ان اسباب کی تفصیل ہین دس سبب بیان کئے ہین جو اکثر جلد اول ضمیمہ اشاعۃ السنہ مین بیان ہو چکی ہین - از انجملہ ایک سبب یہ ہے - کہ بعض احادیث بعض ائمہ کو نہین پہنچی ہین اِسکی تفصیل ہیں مخفیات صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کو عمدہ طرز سے بیان کیا ہے اور وہ تفصیل ہمارے ضمیمجات ۷۳ء میں ہو چکی ہے -

پہر بصفحہ ۲۴ بیان کیا ہے کہ جب کسی مجتہد کا عمل کسی حدیث کے مخالف معلوم ہو تو وہ منجملہ ان اسباب عشرہ کسی سبب پر محمول ہے - اسمین عمداً مخالفت کی تجویز جایز نہین ہے -

پہر صفحہ ۲۵ سے ۵٦ تک اِس امر کو بیان کیا ہے کہ حلال کو حرام یا حرام کو حلال کہنے پر یا کسی اور امر پر جو وعید آئی ہے مجتہد اُسکا مورد نہین ہو سکتا اور اس کے موانع کو بہ تفصیل بیان کیا ہے اور اسکے ضمن مین یہہ مسئلہ بہی بیان کیا ہے کہ عام حکم وعید خاص اشخاص پر نہین لگایا جا سکتا -

پہر بصفحہ ۵۷ اِس بحث کا خلاصہ بالفاظ ذیل بیان فرمایا ہے "خلاصہ کلام درین مقام آنست کہ لعن و طعن جاہلان در حق ائمہ اسلام خواہ از مقلدان در بارہ محدثان باشد و خواہ از متبعان در بارہ مجتہدان متوجہ بد و امر ست یکی ترک تقلید ائمہ و این ترک را موجب سوء ظن تارک در حق امام شناسند و مثل اوست طعن غیر مقلدان بر مقلدان در ترک عمل بحدیث صحیح کہ مخالف قول ائمہ مجتہدین ست و این را نیز منجر بسوی ائمہ خود دانند و بر آن بناسب و شتم مخالفان خود مینمایند دیگر طعن و لعن در بارہ فعل بعض افعال ست کہ بران وعید آمدہ و صدور آن از بعض آئمہ معلوم ست پس جواب از امر اول ہمان اسباب معذرت ست کہ مذکور شدہ و نزد وجود اعذار ہیچ یکے را نمیرسد کہ بزرگان دین را در شکنجہ طعن و تشنیع کشد چہ ایشان ہرگز ترک عمل بحدیث از راہ

نفسانیت و عصبیت و حمیت جاہلیت نکردہ اند چنانکہ پس آیندگان ایشان مدن و بحجج صحیحہ و اسباب سائغہ میکنند و جواب الزام ثانی منع لحوق وعید ست بوجوہ مستقیمہ کہ مندرجہ درین کتاب بر وجہ فصل خطاب و علی ہذا جملہ اکابر ملت اسلامیہ مصون اند از طعن و تشنیع این جاہلان بیخبر و سفہاء شوریدہ سر خواہ آئمہ اربعہ مجتہدین باشند یا صحابہ و تابعین یا جماعہ صالحہ متصوفین یا طائفہ دیگر از متقدمین خصوصاً آنانکہ پیش از ہزار سال جلوہ گر بودند و زمانہ خیر قرون ایشان را دریافتہ گو این دریافت قلیل خواہ کثیر مثلاً امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کہ اول ائمہ اربعہ اہل اجتہاد است و امام دار الہجرہ مالک بن انس و امام شافعی و احمد این ہر چہار بزرگوار رضی اللہ عنہم اجمعین در قرن ثالث از قرون ہجرت مشہود لہا بالخیر بودند۔

پھر صفحہ ۵۸ وغیرہ مین اُن ائمہ کا خیر القرون مین داخل ہونا ثابت کیاہی اور قرون ثلثہ کی حد بیان کی ہے۔

پھر صفحہ ۶۲ و ۶۳ امام ابوحنیفہ کے فضایل ومناقب بیان کئے اور جو اُن کی نسبت عربیت سے کم واقف ہونا اور حدیث کی روایت کم کرنا بیان کیا گیاہے اسکا محمل و مطلب بتایا ہے پھر صفحہ ۵۶ وغیرہ بقیہ آئمہ اربعہ کے فضایل بیان کئے ہین۔

پھر صفحہ ۶۶ مین فرمایا ہے "پس اگر نیک بسگالند دریابند کہ مقلدان راستگو و تابعان حق جواز برائے ایمہ موصوفین ہمین عصابہ محدثین ست و این احناف و شوافع وغیرہما کہ تقلید را در برابر حدیث اختیار کردہ اند و مسایل قیاسیہ احکام اجتہادیہ بر کلام خدا و رسول ترجیح می نہند در حقیقت تارکان تقلید ایمہ و منکران ارشادات ایشان اند خود جادہ خلاف امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ می سپرند و تہمتش بر متبعان می نہند وقد خاب من افتریٰ"۔

پھر اسکی تائید مین صفحہ ۶۷ سے ۸۲ چارون اماموں کے اِس مضمون کے اقوال نقل کئے ہین

7

کہ اونہون نے فرمایا کتاب وسنّت کے سامنے ہماری اقوال کو چہوڑ دو اور نص کے ہوتے کسیکی تقلید نکرو امام ابوحنیفہ کے ۷ قول امام مالک کی ۳ امام شافعی کے ۹ امام احمد کے ۳ - پہر صفحہ ۸۳ مین لوگون کے اِس خیالی وادعاعی اجماع کی حقیقت بیان کی ہے جسکا ہر باب مین لوگ بلاتحقیق وثبوت دعوی کرتے ہین - پہر صفحہ ۸۷ و ۸۸ مین ائمہ محدثین واصحاب صحاح ستہ کی حالات وفضایل بیان کئی ہین -

پہر صفحہ ۸۹ مین بیان کیا ہے کہ جو نفسانی اختلاف مسلمانون مین آجکل ہو رہا ہے صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین مین اِس قسم کا اختلاف نہ تہا - پہر صفحہ ۹۲ سے ۹۸ تک باہمی تکفیر سے روکا ہے اور اسکے ضمن مین یہہ بہی بیان کیا ہی کہ ہمارے نزدیک تقلید بمقابلہ نص حرام وشرک ہے ومع ہذا ہم اِس فعل کے مرتکب پر بالخصوص کفر وشرک کا فتوی نہین لگاتے -

اخیر رسالہ مین صفحہ ۱۰۳ و ۱۰۴ فرمایا ہے دبالجملہ مقصود از خامہ فرسائی درین رسالہ بیان ہمین معنی ست کہ گمان سوء ادب از عصابہ حدیث درحق ائمہ اربعہ مجتہدین وغیرہم از علمار دین خواہ متقدمین از سلف صالحین باشند یا متاخرین متبعین افتراء محض وسوء ظنی بحق خاص مومنین ست ورنہ قدر ومنزلت ایشان چندانکہ در نظر زمرۂ موحدین بودہ است معشار آن در طایفہ مقلدین ثابت نمیشود وچہ قسم می تواند شد کہ ہرکہ مسی بجناب سید المرسلین ست بانکار حدیث وعمل را بر سنت صحیحہ او بمقابلہ قیل وقال مجتہدین ومجادلین نمی پسند داردے توقع تعظیم وتکریم ائمہ دین کجا وعلی فرض المحال اگر عاملان سنت ائمہ را بنظر حقارت می بینند آخر ہمین جہت می بینند کہ خلاف آنہا با احادیث در احکام ومسائل معلوم ایشان شدہ است گو خصم این حرف را از ایشان بنا بر عصبیت وجاہلیت نہ پذیرد نہ بجہت کدام امر دیگر پس این تحقیر نسبت باز در امقلدین کہ دربارہ احادیث وقرآن میکنند ولیل ونہار در ضد در دوّا رکان مسائل ثابتہ بسنن صحیحہ بودہ اند بے شبہ حقیر وقلیل ست **مصرع**

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ فرقی کہ از ائمہ مجتہدین تا جناب شفیع المذنبین ست بر فردے از افراد مسلمین مخفی نیست اللہم مگر آنکہ یکے کور مادرزاد باشد و بصر بصیرتش باطل اُفتادہ وانکار مقلدین وتحاشی ایشان از اتباع سُنن سید المرسلین چیزیست کہ بر ہر یکے از موافقین ومخالفین ظاہر ست وانکارش مکابرہ بیش نیست واگر انکار ایشان درین باب ثابت ست اہلحدیث چہ گناہ کردہ اند کہ سخن ایشان در تحاشی سوء ادب بجناب ائمہ مجتہدین مقبول نیست ؎ آہی دیدۂ تحقیق دہ ہر یک مقلد را ۔ چو عینک تا بکی ہر سو بچشم دیگران بینید ۔

خلاصہ مطالب رسالہ ختم ہوا جو غالباً ناظرین کو مطالعہ اصل کتاب کا شائق کریگا جس سے ان کو حُسن عقیدت محدثین بجناب ائمہ مجتہدین کا کامل یقین ہو گا وباللہ التوفیق ۔

خط بنام اڈیٹر مشیر قیصر

مشیر قیصر

میرے معزز ومکرم دوست مولوی غلام محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار

السلام علیکم ۔ جو مضمون آپ نے اپنے اخبار نمبر ۴۲ جلد ۷ مطبوعہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء میں بعنوان "علما اہل اسلام کی نااتفاقی" زیب قلم فرمایا ہے میں اسکی قدر کرتا ہوں اور اسکو نیک نیتی اور اتفاق طلبی پر مبنی سمجھتا ہوں ۔ ولہذا اس کی شکریہ کو اپنا فرض جانتا ہوں مگر ساتھ ہی اسکے اسقدر افسوس بھی ظاہر کرنا نامناسب نہیں سمجھتا کہ تین فقرہ اس مضمون کے میری ناقص سمجھ میں نہیں آئے ۔

ایک یہ کہ گروہ اہلحدیث ایک جدید فرقہ ہے دوم یہ کہ اس گروہ کی تصانیف میں حضرت امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ کی توہین اور علم حدیث سے لاعلمی وقتاً فوقتاً درج ہوتی ہے ۔ سوم یہ کہ محمد حسین (خاکسار) کی اکثر تصانیف میں ایسا تذکرہ ہوتا ہے جو انکی بعض مخالفین نے کیا ہے جس سے بجز چھیڑ چھاڑ اور کروڑون آدمی کے دل دکہانیکے کچھ حاصل نہیں" ۔

منجملہ ان فقرات کے فقرہ اول کے سمجھانیکی تو میں آپکو تکلیف دینا نہیں چاہتا اسکی سمجھنے میں خود ہی مشقت اٹھاؤنگا اور جو سمجھہ میں آیا اسکو اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں درج کرونگا ۔ فقرہ دوم سوم کے سمجھنے وسمجھانیکے جناب کو تکلیف دیتا ہوں براہ مہربانی آپ یہ تکلیف گوارا فرماکر میری دو سوالونکا جواب دین

نوٹ

اس مضمون
کو ہم لکھ ہی رہے
تھے کہ حضرت
مشیر قیصر
لکھنؤ سے ہمارے
پاس آپہنچے جو ہمارے
اس مضمون کے
بر خلاف اس امر کے
شاکی ہیں کہ گروہ
اہلحدیث امام ابو حنیفہ
کی جناب میں گستاخ اور بے ادبی
سے پیش آتے
ہیں انکی تسکین
اور ازالہ کی شکایت
کے لیے نامہ
مندرجہ متن
بنام اڈیٹر مشیر قیصر
تحریر ہوا تھا اس سے
انکی شکایت دور
نہ ہوئی تو پرچہ
آیندہ میں اچھی
طرح سے اُن کی
تسلی ودلجوئی کی
جاویگی ۔
وباللہ التوفیق

(۱) آپنے تصانیف علماء اہلحدیث مین ایسی کونسی کتاب دیکھی یا سُنی ہی جسمین امام الائمہ فخر الائمہ حضرت امام ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کی توہین یا علم حدیث سے لاعلمی پائی جاتی ہے۔

(۲) خاکسار کی تصانیف مین آپنے ایسی کونسی جگہہ پائی ہے جسمین اس امام عالیمقام کا ایسا تذکرہ ہی جسمین جناب ممدوح کی توہین موجود ہی اور اس سے کسی منصف متبع امام کی (جسکو اس تذکرہ کے پڑہنے سے پہلے سے میری نسبت سوءظنی نہ ہو) کی دلشکنی متصور ہو۔

مگر سوال اول کے جواب مین یہہ ملحوظ خاطر رہی کہ وہ کتاب جسمین امام صاحب کی توہین ہو اس گروہ کے کسی عالم کی تصنیف ہو نہ محض کسی کتب فروش کے۔ اور بوقت جواب سوال دوم پیش نظر فیض اثر رہی کہ دو چار سطرین عبارت توہین آمیز کے ماقبل و مابعد سے بھی دیکھہ لی جاوین ایسا نہ ہو کہ جس عبارت کو آپ توہین سمجھتے ہین اسکا توہین نہ ہونا اسی مین ثابت کیا گیا ہو +

بجواب سوال اول اگر آپ ایسی کتاب کا جسمین امام صاحب کی توہین ہو نام بتادینگے تو مین اسکی مصنف (اگر وہ اس گروہ کا عالم ہے) سے توبہ کراؤنگا۔ ورنہ اُسکو اپنے گروہ سے باضابطہ خارج کرنیمین کوشش کرونگا اور بجواب سوال دوم اگر میری تصانیف مین کوئی جگہہ بتاوینگے جسمین امام صاحب کی توہین ہو تو مین بذات خود لکھنؤ مین حاضر ہوکر اس فعل شنیع و جرم قبیح سے آپکے ہاتھہ پر بیعت توبہ کرونگا۔

اور اگر آپنے ہماری یا ہمارے گروہ کی اصل تصانیف کو نہین دیکھا جو فرمایا ہی اُسمین سُنی سُنائی ہون تو پر یا کسی مخالف کی نقل و اقتباس پر بہروسہ کیا ہی (چنانچہ آپ کا اسی پرچہ کی سطر ۷ و ۸ و ۹ کالم اول صفحہ ۳ کا یہہ فقرہ "راقم کو بہت کم اتفاق ایسی تصانیف دیکھنے کا ہوا ہی مگر جہانتک اُسکا اقتباس نظر سے گذرا الخ" اسپر شاہد ہی) اور اسوجہہ سے آپ اس بحث کو طول دینا نہین چاہتی تو ہم بھی خواہ مخواہ اُلجھنے کو پسند نہین کرتے آپ خوب جانتی ہین کہ ہم ۱۸۸۱ء سے شخصی مباحث کو ترک کر چکے ہین اس صورت مین آپکو مناسب ہے کہ آپ ہماری اس خط کو اپنے اخبار مین چہاپدین جسکے اخیر مین ہم یہہ کہتے ہین کہ جس شخص کے دل مین امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی توہین ہی یا اسکی قلم و زبان سے بغرض توہین ایسے کلمات جنسے ان کی اتباع کے دل دکہین سرزد ہون وہ خدا کا رسول کا ایمان کا اسلام کا دشمن ہی ۔ ۴

۴ اور اس حدیث قدسی کا (مَنْ عَادٰی لِی وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰہَ بِالْمُحَارَبَۃِ) یعنے جو میری ولی سے دشمنی کرتا ہے وہ لڑنے کے لئے خدا کا سامنا کرتا ہی مورد ہے اگر وہ جاہل ہی تو اسکو یہی سزا بس ہے کہ وہ جاہل رہا

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از لطف رب

اور اگر وہ عالم کہلاتا ہے تو بحکم آیت کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا جسکا ترجمہ یہہ ہی چارپایہ بر و کتابے چندے گدہا ہی دل تو یہی چاہتا ہے کہ ایسے موذی دشمن دین کو کچھہ اور بہی سناؤن مگر تہذیب مانع ہے۔

آپکا دلی دوست
ابو سعید محمد حسین اڈیٹر
اشاعۃ السنہ

اسکے خروج اِن دونون مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین وہابیون نے بڑی شکستین پائین اُنہین مین ایک واقعہ ماویہ کا تہا جو (۱۲) یار مین ۱۸۱۱ مین واقع ہوا اور واقعہ عنیزہ اور شقرا جو (۱۴) کانون ثانی مین ۱۸۱۸ء مین واقعہ ہوا اسکے بعد ضرمہ مین ایک لڑائی ہوئی پہر درعیہ مین ایک جنگ ہوئی - ابن سعود نے بہت زاد جمع کیا اور لشکر اکٹہا کرکے درعیہ مین قلعہ بند ہوا ابراہیم پاشا ایک مدت تک اسکو گہیرے رہی بعد اسکے قلعہ فتح ہوا اور ابراہیم پاشا نے قلعہ مین داخل ہوکر ابن سعود اور اسکے گہر والون کو مقید کیا کوئی اُنمین سے بہاگ نہ سکا سوا ایک بیٹے ترکی کے اور بعضون نے کہا ہے کہ جب ابن سعود اپنی نجات سے مایوس ہوا اور درعیہ بالکل مصریون کی گولہ باری وغیرہ سے برباد ہوگیا تو ابراہیم پاشا سے اس نے امن چاہی ابراہیم نے اُسکو امن دی اور یہ واقعہ (۸) ذی قعد کو ۱۲۳۳ ہجری مین ہوا یعنے بلول ۱۸۱۸ میلادیہ مین غرض ابن سعود ابراہیم پاشا کے پاس آیا اور اپنے تئین اسکو سونپ دیا اور امن چاہی اور ایک دن کی مہلت مانگی ابراہیم نے اسکی بہت تعظیم کی اور مہلت دی دوسری دن اُسکی شرط کے موافق اسکو مصر لیجانا چاہا ابن سعود حسب حکم سلطان مصر کیطرف ایک لشکر کی حفاظت وحراست مین روانہ ہوا چودہوین ذیقعدہ کو وہان سے چلکر اٹہارہوین محرم کو محمد علی پاشا عزیز مصر کے پاس پہنچا عزیز مصر نے اسکا بہت اکرام کیا ایک خلعت دیکر آستانہ علیہ سلطان کو روانہ ہوا (۱۷) صفر (۱۶) کانون اول مین سن مذکور ہی وہان داخل ہوا وہان باندہکر مارا گیا اور خزندارہ اور عبدالعزیز بن سلیمان جو اسکا کاتب ہوا وہ دونون قید رہی -

پہر فصل ہفتم مین خاص کر محمد بن عبدالوہاب نجدی کے حالات بالفاظ ذیل بیان کئے ہین -

محمد بن عبد الوہاب کا حال کرنیل یوس قندیک امیرکانی نے اپنی کتاب **مرآۃ الوضیہ فی الکرۃ الارضیہ کی چوتھی فصل مین بلاد عرب کے حالات مین** صفحہ ۴۴۶ مین یون لکھا ہے کہ اوائل اِس قرن مین طائفہ وہابیہ قوی ہوا اور یہہ گروہ ایک مرد تمیمی کیطرف منسوب ہی کہ اُسکو محمد بن عبد الوہاب کہتے ہین اور وہ قبیلہ مسالیخ مین سے تہا اولاد علی سے اور اس قبیلہ کا بقیہ نواحی زبید مین ہی — خلیج عجم پر اور محمد بن عبد الوہاب درعیہ مین تہا نجد مین اور حاکم وہان کا اُن دنون سعود بن عبد العزیز عنزی تہا ربیعۃ الفرس کے قبیلہ سے کہ وہ شیخ تہا شہر کا غرض سعود ابن عبد الوہاب سے متفق ہوگیا اور اُسکی تعلیمون کو پہیلانے لگا سنہ ۱۷۶۰ مسیحی مین اور اسکے بعد عبد العزیز ابن سعود حاکم ہُوا اور دو بڑے لشکرون پر غالب آیا جو وزیر بغداد نے اُسکی طرف روانہ کئے تہے اور ایک بڑے لشکر پر اور فتح پائی جو زید بن مساعد شریف مکّہ کے زیر نشان تہا سنہ ۱۷۹۴ مین اور یہہ گروہ وہابیون کا عراق مین غالب ہوگیا اور مسجد علی پر اُنہون نے غلبہ کیا اور اُسکو ویران کر دیا اور سنہ ۱۸۰۴ مین عبد العزیز نے اپنے بیٹے سعود کو بارہ ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا اور وہ طائف اور مکہ پر حاکم ہوگیا اور پہر جدہ کو گیا اور اُسکا محاصرہ کیا اور وہان اُسکو اپنے باپ کے موت کی خبر ملی وہ درعیہ کو لوٹ آیا اور سنہ ۱۸۰۴ مین پہر حجاز کو گیا اور مدینہ منورہ کو فتح کیا اور اُسکی اطراف پر مُسلّط ہوگیا اور وہان فرمان روائی کی سنہ ۱۸۱۵ تک پہر ابراہیم پاشا اُسکے دور کرنے پر مستعد ہوا جو والی مصر تہا اور کئی لڑائیون مین اُس پر غالب آیا یہانتک کہ اُسکو مُلک حجاز سے نکال دیا اور سعود مرض بخار سے درعیہ مین مرگیا اور پچاس برس کی اُسکی عمر تھی اور اُسکی اولاد نجد پر حاکم رہی اور اسکی اطراف پر ابتک حاکم ہے اور قصبہ اُن کا مدینہ ریاض ہی اور وہ لوگ سب وہابیون مین سے ہین انتہی اِس کتاب کے تاریخ تالیف سنہ ۱۸۵۲ ۱۶ اور مراجعت اِس کتاب کی بغیے نظر ثانی

سنہ [illegible] مین ہوئی اور کسی مؤرخ نے یہہ بھی کہا ہے کہ نجد اُس ملک کو کہتے ہین جو متصل شام سے جانب شمال واقع ہے اور عراق سے جانب مشرق اور حجاز سے جانب غرب اور یمن سے جانب جنوب اور وہ بہت پاکیزہ ملک ہی عرب کا اور شعرائے عرب نے اکثر اسکی تعریف کی ہے اور اُسمین ایک زمین واقع ہی جسکو کلیب بن وائل بن ربیعہ نے [illegible] قرق کیا تھا اور آخر یہہ امر اُسکے قتل کا سبب ہوا اور بڑی لڑائی ہوئی جو حرب بسوس مشہور ہے اور وہ لڑائی عرب مین ضرب المثل ہوگئی اور جبل عکاظ بھی اُسملک مین واقع ہے کہ ایک مدت سے عربی فصیح سوا اُسکے اور کہین باقی نہین۔

اسکے بعد نواب صاحب نے ان حالات محمد بن عبد الوہاب سے یہ نتیجہ نکالا کہ ہندوستان کے مسلمانون مین ان حالات کا نام و نشان بہی نہین پہر انکو کیون وہابی کہا جاتا ہی اور بیان کیا ہے کہ ہندوستان کے روسا و اُمرا خصوصاً رئیسہ بھوپال نے ہمیشہ وقتاً فوقتاً گورنمنٹ کی خیرخواہی و معاونت سے گورنمنٹ کی خوشنودی حاصل کی ہی چنانچہ فرمایا ہے الحاصل جو حال وہابیون کا اِن سات فصل مین تحریر ہوا اس سے زیادہ کسی کتاب تاریخ وغیرہ مین کسی نے نہین لکھا اور یہہ موافق تحریر و تحقیق علمار عیسائین کے ہے اِس سے زیادہ تحقیقات بہی ممکن نہین ہے اِس حال کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند مین کوئی شخص وہابی مذہب نہین ہی اِسلئے کہ جو کارروائی ان لوگون نے ملک عرب مین عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین خصوصاً کی اور جو تکلیف اُن کے ہاتھون سے ساکنان حجاز و حرمین شریفین کو پہونچی وہ معاملہ کسی مسلمانان ہند وغیرہ نے ساتھ اہل مکہ و مدینہ کے نہین کیا اور اِس طرح کی جرات کسی شخص سے نہین ہوسکتی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ وہابیون کا سنہ ۱۸۱۸ مین بالکل خاموش ہوگیا اُسکے بعد کسی شخص امیر و غریب نے اُسملک مین پہر سر نہ اُٹھایا

× × عہدنامہ بہوپال اِسی سنہ ۱۸۱۸ء مین ہوا جو سال ختم فتنہ اہل نجد کا ہے جسکی طرف

[illegible] بیگم صاحبہ مرحومہ کے ٹیمس آف انڈیا نے اپنی [illegible] جنوری [illegible] مین حسب فرمایش سید حسن و سید احمد و منشی لطف الله [illegible] سمت آل عیدروس یہ چھپایا کہ ہم لوگون نے عربی اخبار [illegible] محرم [illegible] مطابق ہشتم جنوری ۱۸۸۱ء مین [illegible] صدیق حسن خان ایک معزز وہابی نے جو شوہر ہز ہائینس [illegible] دو تین اپنی خاص تصنیف کی کتابین مطبع جوائب [illegible] کہ یہہ کتابین خلاف عام قواعد اسلام [illegible] اور اس صحیح مذہب کے خلاف ہین جو بارہ سو برس [illegible] اور یہہ کتابین تائید مذہب وہابی مین ہین جو اسی مانہ [illegible] نے ٹیمس کو جواب دندان شکن دیا اور غلطی خبر مذکور کی ثابت [illegible] سید حسن وغیرہ چار نفر مذکورہ نے ٹیمس آف انڈیا مین وہابی ہونا [illegible] پر اعتراض کیا اور اجنٹی سیہور اور راندر کو لکھا آخر ٹیمس [illegible] جھوٹ سمجھکر ترک کر دیا کیونکہ ان کتابون مین بغاوت یا جہاد کا [illegible] مذہبی کتابین بھی نہین علم تاریخ ولغت معانی وبیان وغیرہ کی [illegible] ہجری مین سید حسن مذکور مر گیا اسلیئے اِس جگہہ بضرورت بیان حال خبر مذکور لکھا اس بات کا ضرور ہوا کہ یہہ وہابیت کس چیز کا نام ہے جسپر اس قدر شور و غل ہوتا ہے اور ہر شخص اور قوم کی دشمن جب کسیکو ایذا پہنچانیکا قصد کرتے مین تو نزدیک حکام وقت کے اُسکو وہابی ظاہر کر کے بدنام کر دیتے ہین سو اصل [illegible] یہہ ہے کہ بموجب تحقیقات عُلماے عیسوی کے جسطرح کتاب آثار الادیار وغیرہ مطبوعہ بیروت مین لکھا ہے یہہ بات معلوم ہوئی کہ محمد بن سعود نام ایک امیر ملک نجد مین تھا اسکے وقت مین ایک شخص محمد بن عبد الوہاب نام ظاہر ہوئے ان سے اور قوم بوہرہ

جب بجب اغواے ملازمان قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے ٹیمس آف انڈیا نے اپنے پرچہ خبر مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۱ع مین حسب فرمائیش سید حسن و سید احمد و منشی لطف اللہ خان و سید عبداللہ ساکن سورت آل عیدروس یہ چہاپا کہ ہم لوگون نے عربی اخبار جوائب مطبوعہ قسطنطنیہ مورخہ ۲۵ محرم ۱۲۹۷ھ مطابق ہشتم جنوری ۱۸۸۱ع مین اس مضمون کو پایا ہے کہ صدیق حسن خان ایک معزز وہابی نے جو شوہر ہز ہائینس بیگم بہوپال جی ایس آئی ہین دو تین اپنی خاص تصنیف کی کتابین مطبع جوائب مین چہپنے کو بہیجی ہین خطبہ کتب سے ظاہر ہے کہ یہہ کتابین خلاف عام قواعد اسلام اور اُن والی مسایل مذہبی کی ہین اور اس صحیح مذہب کے خلاف ہین جو بارہ سو برس سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور یہہ کتابین تائید مذہب وہابی مین ہین جو اُسی مانہ مین صاحب جوائب نے ٹیمس کو جواب دندان شکن دیا اور غلطی خبر مذکور کی ثابت کردی - پہر دوبارہ سید حسن وغیرہ چار نفر مذکور نے ٹیمس آف انڈیا مین وہابی ہونا میر طبع کرایا اُسپر ریاست نے اعتراض کیا اور اجنٹی سیہور اور اندور کو لکہا آخر ٹیمس نے لکہنا خبر مذکور کا جہوٹ سمجہکر ترک کر دیا کیونکہ ان کتابون مین بغاوت یا جہاد کا ذکر نہین ہے بلکہ وہ مذہبی کتابین بہی نہین علم تاریخ ولغت معانی وبیان وغیرہ کی ہین - پہر ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۸ھ ہجری مین سید حسن مذکور مر گیا اسلیئے اس جگہہ بضرورت بیان حال خبر مذکور لکہنا اس بات کا ضرور ہوا کہ یہہ وہابیت کس چیز کا نام ہے جسپر اس قدر شور و غل ہوتا ہے اور ہر شخص اور قوم کی دشمن جب کسیکو ایذا پہنچانیکا قصد کرتے ہین تو نزدیک حکام وقت کے اُسکو وہابی ظاہر کر کے بدنام کر دیتے ہین سو اصل اسکی یہہ ہے کہ بموجب تحقیقات عُلماے عیسوی کے جسطرح کتاب آثار الادیار وغیرہ مطبوع بیروت مین لکہا ہے یہہ بات معلوم ہوئی کہ محمد بن سعود نام ایک امیر ملک نجد مین تہا اُسکے وقت مین ایک شخص محمد بن عبد الوہاب نام ظاہر ہوئے اُن سے اور قوم بوہرہ

سے مخالفت مذہبی ہوئی محمد بن سعود نے اُنکی مدد کی یہہ واقعہ سنہ ۱۷٦٠ء مین ہوا اور بعد سنہ ۱۷٦۹ء کے ابن سعود مرگیا۔ اُسکی جگہہ بیٹا اُسکا عبدالعزیز نام قایم ہوا اُس نے اپنے باپ کی طرح پر مذہب محمد بن عبدالوہاب کا رواج دیا اور اطراف نجد و ملک عرب مین لڑائی شروع کی یہان تک کہ سنہ ۱۷۹۲ یا ۱۷۹۴ء مین مکہ و مدینہ پر فتح پائی اور بہت علاقہ لے لیا اُسکے بعد بیٹا اُسکا سعود نام سنہ ۱۸۰۴ء مین حاکم ہوا اور باپ کے طریقہ پر کارروائی کی یہانتک کہ حسب الحکم سلطان محمود خان والی روم کے محمد علی پاشا مصر نے سنہ ۱۸۱۱ مین اُسپر فوج کشی کی اور شکست دی پہر وہ سنہ ۱۸۱۴ء مین مرگیا اسکی عمر ٦۸ برس کی تھی اُسکی جگہہ اُسکا بیٹا عبداللہ نام قایم ہوا اُسکی لڑائی ابراہیم پاشا بن محمد علی پاشا سے سنہ ۱۸۱٦ مین ہوئی اور آخر کو مقید ہوکر اسلامبول بہیجا گیا وہان جاکر قید مین مرگیا اور یہہ فتنہ سنہ ۱۲۳۳ھ مطابق سنہ ۱۸۱۸ مین ختم ہوگیا۔

اصل اس مذہب کی یہہ ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ سواے اطراف ملک نجد کے کسی دوسری جگہہ مذہب مذکور نے رواج نہین پایا اور دوسری کتب تاریخ بیروت سے جو تالیف علمائے عیسوی کے ہین یہہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مذہب محمد بن عبدالوہاب کا حنبلی تہا جب سے سعود وغیرہ اور اُسکے مددگار مِٹ گئے پہر کسی نے اُسدن سے آج دن تک اُس مُلک مین خروج نہین کیا ہندوستان کے مسلمان ہمیشہ سے مذہب شیعی یا حنفی رکھتے ہین انکی راہ و رسم ملک نجد سے کسی کتاب تاریخ سے ثابت نہین ہوتی اور نہ کوئی شخص مسلمان اُسملک کا مرید یا شاگرد اُن لوگون کا ہے اور نہ کوئی کتاب اُسملک کی اس اقلیم مین رائج ہے لکن ہم دیکھتے ہین کہ ایک شہر مین بعضے لوگ بعضونکو وہابی کہتے ہین اور ایک دوسرے کے رد مین کتابین بناتے ہین اِسکے سبب مینے جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ فساد آپسکی عداوت سے ہے اِسلئے کہ مذہب اسلام مین باوجودیکہ تہتر فرقے ہین جنکی گنتی علمائے اسلام نے اپنی کتابون مین لکھی ہین انمین کسی جگہہ کوئی فرقہ بنام وہابیہ نہین گنا۔ ان کے سوا جنکو

ہندوستان مین اُنکو دشمنون نے وہابی مشہور کیا ہی وہ اِس نام سی انکار کرتے ہین اور کوئی تعلق اُنکا ملک نجد سی ثابت نہین ہوتا۔ پہر جو غور کیا گیا کہ وہ کون مسایل ہین جن کے سبب سی ایک فرقہ کا نام بدعتی ہوا اور دوسرا وہابی کہلایا تو معلوم ہوا کہ وہ چند مسئلہ ہین۔ بعضے اُنمین متعلق عقاید ہین اور بعض متعلق عبادات اُن مسایل مین کسی جگہہ مسئلہ جہاد کا ذکر نہین ہے اور ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے تعداد اُن مسئلون کی سات مسئلہ اپنی کتاب مین اور چودہ کتابین لکہی ہین۔ لیکن ان مسایل مین اُن سے غلطی ہوئی ہے۔ چنانچہ نکتہ چینی سید احمد خان سی ایس آئی سے ظاہر ہے جو معہ ترجمہ انگریزی خاص مقام لندن مین طبع ہوئی ہے اور حصر کتابون کا بہی غلط ہی اور بعض ایسی کتابون کا نام لیا ہے جو کسی کے نزدیک مذہب وہابی کے نہین ہین جیسے درمختار۔ پس جو لوگ قبر کو نہین پوجتے مردون کی نذر و نیاز نہین کرتے مولویون اور درویشون کی رائے کی اطاعت نہین کرتے مجلس مولود نہین کرتے تعزیہ نہین بناتے کسی مذہب خاص کے پابند نہین۔ چوری و دغابازی و رشوت خوری و زناکاری و عہد شکنی وغیرہ افعال بد کو منع کرتے ہین اور جو دین بارہ سو برس سے چلا آتا ہے کہ جسوقت سوای اسلام کے کوئی نام مذہب کا جانتا نہ تہا اور وہ قرآن شریف اور حدیث کی کتابون مین لکہا ہے۔ اور وہ کتابین ساٹہہ ستّر برس بلکہ اُس سے پیشتر سے مکرر سہ کرر کلکتہ و دہلی و بمبئی و مصر وغیرہ مین طبع ہوئی ہین اور ہوتی ہین اور ان کا منشا صِرف قائم ہونا عبادت پر یعنی نماز و روزہ و حج وغیرہ فرائض پر اور بچنا ہر فساد کی بات سے ہے اور اس قسم کی کتب و رسائل سینکڑون عدد عربی وغیرہ زبانون مین سینکڑون برس سے تالیف ہوئی ہین نہ چودہ کتابین ہین نہ چالیس انکو یہہ بدعتی لوگ جو پابند کسی مذہب خاص کے ہین وہابی کہتے ہین۔ ایک شخص فضل رسول نام شہر بدایون ملک ہند کا رہنے والا تہا سب سے پہلے وہابی نام اُس نے مسلمانان ہند کا رکہا

پهر اس نام کو عوام مین مشہور کر دیا جو لوگ فسادی تھے اُنہون نے حکام کے ذہن مین یہ بات ڈالدی کہ جو لوگ وہابی کہلاتے ہین وہ سرکار انگریزی کے دُشمن ہین سرکار نے جو غور فرمایا تو یہ دریافت کیا کہ مطلق وہابی کے کہنے سے کوئی ہمارا دشمن نہین سمجہا جاتا جب تک کوئی جرم بغاوت اُس سے صادر نہ ہو مگر یہہ بات مدت دراز کے بعد سرکار نے سمجھی ورنہ ایک زمانے مین صرف کسی کے وہابی کہدینے پر بھی مواخذہ ہو جاتا تہا اب وہ بات باقی نہ رہی سیّد احمد شاہ ساکن نصیر آباد بریلی مین ایک شخص تہا جنہون نے بہت خلق کو نماز روزے پر قایم کیا اور گناہون اور فساد کے کامون سے روکا اور پہر وہ ہندوستان سے چلےگئے۔ اطراف پنجاب مین سکہون سے لڑے انکو فضل رسول بدایونی نے وہابی ٹہیرایا اور سرکار کا دشمن بتلایا حالانکہ وہ کلکتہ تک گئے تھے اور ہزارون مسلمان فوج انگریزی کے اُن کے مرید ہوے تہے مگر اونہون نے کبہی یہہ ارادہ ساتھ سرکار انگریزی کے ظاہر نہ کیا اور نہ سرکار نے اُن سے کچہہ تعرض فرمایا حالانکہ خاص کلکتہ سے سات سو آدمی اپنی ہمراہ لیکر حج کو گئے اور مدت دراز تک ہزارون مریدون کو ہمراہ لیکر ہندوستان کے شہرون مین وعظ و نصیحت کرتے رہے اسکی تصدیق کے واسطے تحریر سیّد احمد خان سی ایس آئی کافی ہے جو اُنہون نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خاص لندن مین بعبارت اردو و انگریزی طبع کرائی ہے اُسمین حال وہابیون کا اور حال سید احمد شاہ بریلوی کا اور مسئلہ جہاد و ہجرت کا اور مسئلہ دار الحرب کا اور دار الاسلام ہونے ملک ہندوستان کا اور ذکر اُن کتابون کا جنکو لوگ تصنیف وہابیون کی خیال کرتے ہین مفصل لکہا ہے اور انکا لکہنا اسواسطے زیادہ معتبر ہے کہ یہہ بڑے معتمد گورنمنٹ عالیہ اور خیرخواہ سرکار انگریزی کے ہین ہمنے تو سید احمد شاہ بریلوی کو نہین دیکہا اور نہ اُن کا زمانہ پایا لوگون سے انکا حال سنا اور کتاب سیّد احمد خان سی ایس آئی مطبوعہ مقام لندن سنہ ۱۸۷۲ء مین لکہا دیکہا ۔۔

اسکے بعد سول و ملٹری گزٹ لاہور کے ایک آرٹیکل کا خلاصہ نقل کیا ہی جس مین ۱۸۵۷ء مین علمار کا خیرخواہ گورنمنٹ رہنا مذکور ہے - اِسکے بعد اخبار تیرہوین صدی آگرہ سے ایک مضمون اس گروہ (خصوصًا جناب مولّف) کے خیرخواہ گورنمنٹ ہونے کے شہادت مین نقل کیا اِسکے بعد یہہ بیان کیا ہی کہ کتب اسلامیہ مین مسئلہ جہاد ایسے طور پر بیان نہین ہوا کہ اِسکے پڑہنے سے گورنمنٹ سی بغاوت کا کسیکو خیال پیدا ہو اور بیان کیا کہ ۱۸۵۷ء وغیرہ مین جو مفسدے ہوئے ہین وہ اِس مسئلہ کی نتائج نہین ہین ان مفسدونکو علم مسائل نتھا اسکے بعد فرمایا ہے معہذا تہمت وہابیت اور جہاد علما حدیث پر خواہ قدما ہون خواہ متاخرین محض خیال خام ہے کوئی دانشمند تجربہ کار معاملہ فہم ہرگز اس بات کو قبول نہین کرسکتا ہے کہ سوائے اُن ملاؤن کے جو علم کامل سے جاہل اور تحقیق صحیح سے عاطل ہین کوئی شخص بھی اہل علم و معرفت سی ایسا دعوی کرے کہ سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام مین حالت موجودہ پر بالخصوص فرض ہے یا اسوقت مین شروط جہاد موجود ہین اور مجھہ کو تو خاصتہ اِس بحث مین قلم اُٹھانے سے کچھہ غرض نتھی مگر جبکہ ایک کتاب مجموعہ خطب جس کا نام **موعظۂ حسنہ** ہے بھوپال مین طبع ہوئی اور وہ کتاب ایسی تھی کہ اسمین خطب جمعہ سال تمام کے فی ماہ پنج خطبہ علما سابقین مرحومین صدہا سال کے جمع تھے مثل **ابن الجوزی** و محمد ابن احمد یمنی وغیرہما اہلحدیث کی اُسمین اتفاقًا ایک خطبہ غزو کا مولفہ مولوی محمد اسمعیل مرحوم کا بھی ایک کتاب مین بذیل خطب کسوف و خسوف و استسقا و نکاح وغیرہ حسب طریقۂ دیگر مجموعات خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ درج تھا آسپر یارون نے مجھکو وہابی کہدیا جس کا جواب دیباچہ کتاب **غربال** تاریخ بھوپال مین لکھا گیا ہے حالانکہ مین نے مولوی محمد اسمٰعیل کو نہین دیکھا اور نہ اُنکا زمانہ پایا اور نہ اُنکی کسی کتاب مین ذکر جہاد کا لکھا دیکھا اور نہ خاص اِس خطبہ مین ذکر جہاد کا ساتھ گورنمنٹ کے ہے صرف

بیان فضیلت جہاد کا ہے جس طرح ساری کتب اسلامیہ مین لکہا ہی اُس طرح کے خطب و کتب تاریخ سلاطین اسلام وغیرہ مین بہت لکہی ہین اور مجامیع خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ مین بہی موجود ہین بلکہ آٹھ برس پہلے طبع مجموعہ خطب مذکور سے مینے کتاب ہدایۃ السائل مین ایک فقرہ یہہ بہی تحریر کیا ہے کہ ہم پر نہ اتباع محمد بن عبدالوہاب نجدی کا لازم ہے اور نہ اتباع محمد اسمعیل دہلوی کا حالانکہ اگر کوئی شخص مسلمان کسی عالم اسلام کی کتاب سے کوئی مسئلہ ردّ شرک و بدعت و تقلید کا نقل کرے اور اُسکے موافق عقیدہ رکہے اور اسکو اپنا پیشوا جانے تو یہ بات بہی کچہہ مضر کسی سلطنت و دولت کو اس وقت تک نہین ہوسکتی ہے جبتک کہ بنیاد کسی فساد و بغاوت کی اسپر قائم نہو علماء ہر ملت و مذہب ایک کتاب سے ہمیشہ نقل و استفادہ و استدلال کیا کرتے ہین یہہ امر کوئی جرم مذہبی یا قانونی نہین ہے مگر جب یہہ تہمت نسبت میرے بطور مخبری لگائی گئی تو اُسوقت جس طرح ہر شخص کو اپنے خلاف منشاء امر پر غصہ و رنج ہوتا ہے مجہکو بہی اِس مخبری بے اصل اور تہمت محض پر غصہ و رنج پیدا ہوا ناچار مینے اِس فصل کو واسطے بیان حال وہابیت کے تحریر کیا ہمکو وہابی کہنا ایسا ہے جیسا کوئی کسی کو گالی دے اور منسوب کرنا ہمارا طرف اُن اشخاص کے جنکا نام بعض لوگون نے براہِ عداوت مذہبی یا خانگی وہابی رکہا ہے اور وہ لوگ بہی وہابی نہ تہے اور نہ اُنہون نے سرکار انگریزی سے کبہی جہاد کیا اور نہ ہندوستان مین فتوی جہاد کا لکہا سراسر ناانصافی ہے۔ مین باتفاق راے سید احمد صاحب خان بہادر سے جو اُنہون نے جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین ظاہر کی ہے اور کتاب نکتہ چینی مین لکہی ہے یہہ کہتا ہون کہ سید احمد شاہ بریلوی جن کا نام فضل رسول بدایونی نے وہابی مشہور کیا تہا وہ اپنی ذات سے عالم مولوی نہ تہے ایک درویش قوم سادات سے تہے شاہ عبدالعزیز دہلوی کے مریدون ہی کے طریقہ پر چلتے تہے اور وہ اپنے باپ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے طریقہ پر تہے

[illegible] وعظ و نصیحت کرتے تھے اُنکی نصیحت سے ہزارون جاہل ہندوستان کے ہدایت پر آگئے - شاہ عبدالعزیز اور اُنکے باپ کا زمانہ ہنگامہ ملک نجد سے قریب با اول تھا مگر اون کو کسی نے وہابی نہ کہا اور نہ اونہون نے ملک نجد کو دیکھا نہ کچھ طریقہ اہل نجد پر اطلاع حاصل ہوئی - اور نہ اُنہون نے کسی اپنی تصنیف مین ذکر وہابیون کا لکھا بلکہ وہ نام و مذہب وہابی سے بھی آگاہ نہ تھے - اسیطرح جو تصنیف سید احمد شاہ صاحب بریلوی اور اُنکے مریدون کی ہے اُسمین کہین بھی ذکر وہابیون کا نہین ہے اور نہ مسئلہ جہاد کا لکھا ہے ایک کتاب اُنکی **صراط مستقیم** [illegible] ہے جو کلکتہ مین اُسی زمانہ مین طبع ہوئی تھی اور پھر دوبارہ اِس زمانہ مین دہلی میرٹھ مین چھپی اُسمین مسائل درویشی ہین دوسری کتاب **تقویۃ الایمان** مؤلفہ مولوی اسمعیل دہلوی ہے اسمین ذکر رد شرک و بدعت کا ہے کہین وہابیون کا اور مسئلہ جہاد کا پتہ بھی نہین - یہی حال کتاب راہ سنت اور ہدایۃ المومنین کا ہے کہ اُسمین بدعات اور تعزیہ کی بُرائی لکھی ہے - تعزیہ ایک ایسی چیز ہے کہ مذہب شیعہ مین بھی بدعت ہے - گورنمنٹ اگر ساری کتابون کو جمع فرماکر ملاحظہ کریگی تو کسی کتاب مین ان کتب سے مسئلہ جہاد کا یا بغاوت کا سرکار انگلشیہ سے یا فساد سکھانے کی کوئی بات نہ پاویگی - سید احمد خان بہادر سی ایس آئی سے اِس مقام پر یہ بھول ہوئی ہے کہ اونہون نے لقب وہابی کا حق مین سید احمد شاہ اور اُنکے مریدون اور شاگردون کے روا رکھا اور یہہ بھی لکھا کہ ہر فرقہ حنفی مذہب وغیرہ مین بھی وہابی ہوتے ہین مگر یہہ لوگ معتقد جہاد کے ساتھ سرکار انگریزی کے نہین ہین اور آخر فقرہ اُنکا یہہ ہے کہ ہم اسوقت بہت سے آدمیون کا نشان دے سکتے ہین جو سرکار انگریزی کے ملازم ہین اور ملازم بھی ایسے کہ اُنسے زیادہ خیرخواہ سرکار کا اور معتمد کوئی نہین باایہمہ وہ اپنے تئین کھلے خزانہ بے تامل وہابی کہتے ہین اور اس کہنے پر اُنکو ایک طرح کا ناز ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مراد اس عبارت سی خود سید احمد خان بہادر ہین کہ وہ اپنی جان کو وہابی قرار دیتے ہین مگر ہمارے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ سارے جہان کے مسلمان دو طرح پر ہین - ایک خالص اہلسنت وجماعت جنکو اہلحدیث بہی کہتے ہین دوسرے مقلد مذہب خاص وہ چار گروہ ہین - حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - جو شخص ملک نجد مین پیدا ہوا اور جسکی رائے پر محمد بن سعود نجدی نے بوہرون اور عرب کے مسلمانون اور بدوٗن سے لڑائی کی وہ شخص حنبلی مذہب تہا - یہہ بات کتب تواریخ عیسائی و اہل اسلام دونون سے ثابت ہے پہر اہلحدیث کسطرح وہابی ہو سکتے ہین "۔

اسکے بعد جناب مولّف نے بڑی بسط وتفصیل کے ساتہہ چند باتین بیان کی ہین جنکا خلاصہ ہم اس مقام مین نقل کرتے ہین اصل عبارت سے بخوف تطویل تعرض نہین کرتے +

(۱) لفظ وہابی ہر شہر وملک مین جداگانہ معنی مین مستعمل ہے -

(۲) سرکاری محاورہ مین وہابی بمعنی باغی وجہادی استعمال کیا گیا ہے جسکی غلطی سیّد احمد خان بہادر نے سرکار کو جتا دی ہے -

(۳) جہاد کا مسئلہ اہل اسلام کے ہر فرقہ ومذہب (شیعہ سُنّی حنفی اہلحدیث) کی کتابون مین موجود ہے مگر وہ ایسی شرائط پر موقوف ہین کہ ان کا وجود سینکڑون سال سے معدوم ہے وبناء علیہ وہ مسئلہ گورنمنٹ انگلشیہ سی متعلّق نہین ہو سکتا

(۴) ان ہی شروط کے لحاظ سی امیر تیمور کی لڑائیان جہاد متصور نہین ہوئین

(۵) اسیوجہ سے محمد بن سعود نجدی وہابی کی لڑائی بہی علماء حرمین کے نزدیک جہاد متصوّر نہین ہوئی مفسد وباغی ہر قوم مین ہوتے ہین دیکہو سرحدی اقوام (جو وہابیون کے بہی سخت دشمن ہین) سرکار سے ہمیشہ فساد برپا رکہتے ہین -

(۶) اسی وجہ سی زمانہ غدر کا جنگ شرعی جہاد نہین سمجہا گیا -

(۷) [illegible] مین حیات کے فتوے پر علماؤن کی مُہرین جبراً کرائی گئی ہین۔

(۸) اہلحدیث نے کبھی کسی کے مذہب مین دست اندازی وجبر نہین کیا اور کسی سے تعصب [illegible] ہین۔

(۹) ان کے مخالفین کا حال اسکے برعکس ہے۔ پھر وہ برطبق مثل اُولٹا چور کوتوال کو ڈانٹے مظلومین کو مجرم بناتے ہین

(۱۰) اسکی تائید مین قاری عبدالرحمن پانی پتی کی رسالہ **کشف الحجاب** کے عبارات

(۱۱) اخبار نورالانوار کا وہابیون کی تعداد اسّی لاکھ بتانا غلط ہے

(۱۲) رؤسا اسلامی ہندوستانی ریاستون کا وہابی ہنونا زمانہ غدر مین ثابت ہوگیا۔

(۱۳) ریاست بھوپال کا خیرخواہ گورنمنٹ ہونا اور وقتاً فوقتاً خدمت ومعاونت کرنا اور اسپر عزت پانا۔

(۱۴) اہلحدیث کا عقیدہ جس سے انکا خیرخواہ مُلک وگورنمنٹ ہونا ثابت ہی۔

(۱۵) مولف کے والد ماجد (مولانا ابوالحسن قنوجی) کا ۱۲۲۲ھ مین وہابی ہونیسے انکاری ہونا۔

(۱۶) کوئی اہلحدیث ہندوستانی وہابی نہین کہلاتا جیسے شیعہ شیعہ کہلاتا ہے حنفی حنفی۔

(۱۷) بعض مسایل مین اہلحدیث ہندوستان کا وہابیہ نجد سے اتفاق واشتراک ایسا ہے جیسا کہ بعض مسایل مین ہندوؤن اور عیسائیون کو بھی انسے اشتراک حاصل ہی

(۱۸) اہلحدیث ہندوستان کا وہابیہ نجد سے مسئلہ قتل وتکفیر مخالفین مذہب مین مخالف ہونا۔

(۱۹) جو اہلحدیث ہوگا وہ کبھی گورنمنٹ کا مخالف وباغی نہ ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان سب باتون کے بعد سول وملٹری گزٹ لاہور سے ایک مضمون نقل کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے اہلحدیث ہندوستان وہابی وباغی وبدخواہ گورنمنٹ نہین ہین اور نہ وہابی کہلاتے کے مستحق ہین - اخیر رسالہ مین ایک خاتمہ لگایا ہے جسمین بشہادت احادیث صحیحہ یہہ بیان کیا ہے کہ فتنہ وفساد کے زمانہ مین مسلمانون کو اپنی تلوارین توڑ کر اپنے گہرون کا ٹاٹ بن جانے (یعنی خانہ نشین ہوجانے) یا جنگلون اور پہاڑون مین غزلت وخلوت نشینی اختیار کرنیکا حکم ہے - اس فساد مین شریک ہونیکی ہرگز اجازت نہین ہے - یہہ اس کتاب کا خلاصہ مطالب ہے اب سپراڈیٹر اپنی راے ظاہر کرتا ہے -

رائے ایڈیٹر

یہہ کتاب بکے مسلمانان پیروان احکام اسلام کے لئے (جو حکام ورعایا کی واجبی حقوق کی رعایت کو جزو اسلام سمجھتے ہین) **بشیر** ہے - اور ناواقف مسلمانون کے لئے (جو بعض اوقات چند اوباش خلائق کو مخالفین مذہب سے لڑتے ہوئے دیکھہ کر اُسکو جہاد شرعی سمجھکر بخیال شہادت اسمین شریک ہوجاتے ہین) ایک واعظ و **نذیر** ہے - اور گورنمنٹ انگلشیہ کے لئے ایک دیانت دار وصداقت شعار **مشیر** پولٹیکل **وزیر** ہے - اور مختلف فرقہائے اہل اسلام کے باہمی اتفاق واتحاد کے لئے **اکسیر** ہے -

فریق اول کو تو وہ صاف بشارت دیتی ہے کہ جو کچھہ مسئلہ جہاد اور اطاعت سلطنت کی باب مین اُنکا عقیدہ ہے خدا ورسول اور قرآن وحدیث کا وہی حکم وفیصلہ ہے وہ اپنے اس اعتقاد پر قائم ومستحکم رہین اور سلطنت کی اطاعت و عدم بغاوت کو اپنی ایمان واسلام کا جُز سمجھتے رہین ــــ

فریق دوم کو وہ یہہ سکہاتی ہے کہ اکثر ملکی لڑائیان جنکو وہ جہاد سمجھتے ہین اور وقتاً فوقتاً انمین وہ شریک ہوجاتے ہین جہاد نہین فساد ہین شرع محمدی کیطرف سے انمین شریک ہونیکی

مراد اس عبارت سی خود سید احمد خان بہادر ہین کہ وہ اپنی جان کو وہابی قرار دیتے ہین مگر ہمارے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ سارے جہان کے مسلمان دو طرح پر ہین - ایک خالص اہلسنت و جماعت جنکو اہلحدیث بہی کہتے ہین دوسرے مقلد مذہب خاص وہ چار گروہ ہین - حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - جو شخص ملک نجد مین پیدا ہوا اور جسکی رائے پر محمد بن سعود نجدی نے بوہرون اور عرب کے مسلمانون اور بدؤن سے لڑائی کی وہ شخص حنبلی مذہب تہا - یہہ بات کتب تواریخ عیسائی و اہل اسلام دونون سے ثابت ہی پہر اہلحدیث کسطرح وہابی ہو سکتے ہین"۔

اسکے بعد جناب مولّف نے بڑی بسط و تفصیل کے ساتہہ چند باتین بیان کی ہین جنکا خلاصہ ہم اس مقام مین نقل کرتے ہین اصل عبارت سے بخوف تطویل تعرض نہین کرتے ÷

(۱) لفظ وہابی ہر شہر و ملک مین جداگانہ معنی مین مستعمل ہے -

(۲) سرکاری محاورہ مین وہابی بمعنی باغی و جہادی استعمال کیا گیا ہی جسکی غلطی سید احمد خان بہادر نے سرکار کو جتا دی ہے -

(۳) جہاد کا مسئلہ اہل اسلام کے ہر فرقہ و مذہب (شیعہ سُنّی حنفی اہلحدیث) کی کتابون میں موجود ہے مگر وہ ایسی شرائط پر موقوف ہین کہ ان کا وجود سیکڑون سال سے معدوم ہے و بناء علیہ وہ مسئلہ گورنمنٹ انگلشیہ سی متعلّق نہین ہو سکتا

(۴) ان ہی شروط کے لحاظ سی امیر تیمور کی لڑائیان جہاد متصور نہین ہوئین

(۵) اسیوجہ سے محمد بن سعود نجدی وہابی کی لڑائی بہی علماء حرمین کے نزدیک جہاد متصوّر نہین ہوئی مفسد و باغی ہر قوم مین ہوتے ہین دیکہو سرحدی اقوام (جو وہابیون کے بہی سخت دشمن ہین) سرکار سے ہمیشہ فساد برپا رکہتے ہین -

(۶) اسی وجہ سی زمانہ غدر کا جنگ شرعی جہاد نہین سمجہا گیا -

اچکا ہے

اجازت نہین بلکہ ایسے موقعون پر تلوارین توڑ کر خانہ نشینی و عزلت گزینی کا صاف حکم
گورنمنٹ انگلشیہ کو (جو فریق سوم ہے) وہ یہہ بتاتی ہے کہ انکی رعایا
سے کروڑہا مسلمان عموماً اور لکھوک اہلحدیث خصوصاً انکے سچی وفادار و پوری اطاعت
شعار رعایا مین اور یہہ مشورہ دیتی ہی کہ گورنمنٹ انکو قوت بازو اور بیخ سلطنت خیال کری
اور اس خیال سی انکو اسی نظر عطوفت و یگانگت سی دیکھے جس سی ہر ایک سلطنت اپنے
ہم مذہب رعایا کو دیکھتی ہے اور اس باب مین اُن خیر خواہان سلطنت (بلکہ ناواقف
انگریزون کی (جنکا یہہ مقولہ ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کی بغاوت عموماً مسلمانون یا
خصوصاً وہابیون کا مذہبی فرض ہے) ہرگز نہ سُنیے اور یہہ خیال کرے کہ ان انگریزونکو
بلحاظ علم و واقفیت مذہب اسلام سی کیا تعلق ہی اور جو لوگ اُن کے برخلاف گورنمنٹ
کو یہہ بتاتے ہین کہ سلطنت کی بغاوت (خواہ وہ کسی مذہب پر ہو) مسلمانون کی
مذہب مین حرام اور سخت گناہ ہے۔ مذہب اسلام سی کیا نسبت ہے۔ اور اُن کے قول کو
عام اہل اسلام مین کیسی وقعت ہی۔

یہہ بات تسلیم کیجاتی اور ضرب المثل ہو رہی ہے **صَاحِبُ الْبَيْتِ أَدْرٰى بِمَا فِيْهِ**
یعنی گہر والا اُس چیز کو خوب جانتا ہی جو اِس گہر مین ہوتی ہے۔ یہہ واقفیت اس شخص کو
نہین ہوتی جو کسی کے گہر مین چوری یا اجازت سی تہوڑی دیر کے لئے آگہستا ہی اور یہہ
امر بہی لائق تسلیم ہے کہ یہہ کتاب جس پر یہہ ریویو لکہا جارہا ہے اُس شخص کی تصنیف ہی
جسکو مسائل مذہب اسلام سی نہ صرف معمولی واقفیت بلکہ رتبہ اجتہاد و مجددیت حاصل ہے
اور اہل اسلام مین نہ صرف شہرت و مداخلت بلکہ کمال اعتبار و قبولیت میسر ہی اسلیے
اسکا قول گویا لاکہون اہل اسلام کا قول ہی۔

اور یہہ امر بہی مخفی نہین ہے کہ یہہ مضامین نہ صرف آجکل پرائیویٹ طور پر
خاص لوگون مین دائر ہین بلکہ ایک مدت سی اس کتاب کے مؤلف والاشان اور اُن کے

تصحیح غلطی کاربرداران مطبع نے نمبر ۵ جلد ۹ مین مضمون مجدد کا اخیر جو ورقہ مضمون پیری مریدی کے ساتھہ نمبر صفحہ ۱۴۹ کے بعد لگا دیا ہی جو نمبر صفحہ ۲۰ اسکے بعد لگانا چاہیے تہا ناظرین اُس چو ورقہ کو وہان سے جدا کرکے یہان لگالین! اور نمبر صفحات بہی ۱۵۳ سے ۱۷۶ تک درست کرلین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثل دیگر اسلام کے اعیان ان مسایل کو اپنی کتابون مین چہاپتے اور اخبارون اور رسایل کے ذریعہ سے تمام ملکون مین مشتہر کر رہے ہین جنہین توریہ و تصنع کا گمان و احتمال کبہی جگہہ نہین ان امور کیطرف توجہ خیال کرنے سے (امید ہے) گورنمنٹ کو کامل یقین ہو گیا کہ ان ناواقف انگریزون کے خیالات مسلمانون کی نسبت غلط ہین اور یہہ قوم گورنمنٹ کی ایسی خیرخواہ رعایا ہے جیسیکہ اور اقوام رعایا ہنود عیسائی وغیرہ ہین اور اس امر کا یقین کرنا اور اس یقین کا رعایا پر اظہار کرنا نہ صرف رعایا کے لئے موجب امن و سود مند ہے بلکہ گورنمنٹ کا فایدہ اس سے چند در چند ہے - اور اس کے برخلاف لکو کہہ رعایا پر مخالفت کا گمان (جیسا کہ بعض افسران گورنمنٹ کو مدت تک رہا ہے) جانبین مین وحشت و بیگانگی کا موجب ہے اور پولیٹیکل اصول کی بالکل مخالف ہے - کیا اچہا کسی نے کہا ہے

رعیت چو بیخ است و سلطان درخت ٭ درخت اے پسر باشد از بیخ سخت ٭

عام مسلمانون (فریق چہارم) کو وہ یہہ ہدایت کرتی ہے کہ مسلمان سب گروہ و اشخاص آپسمین ایک ہین - انکا خدا ایک رسول ایک کتاب آسمانی ایک اصول ایک پہر وہ یہہ فروعی اختلاف کے سبب آپسمین کیون لڑتے اور ایک دوسرے پر ناحق تہمتین اور حکام وقت کے پاس جہوٹی مخبریان کرتے ہین وہ سب آپسمین ایک ہو جائین اور اتفاق و اتحاد کے ذریعہ سے حسن معاشرت و شایستگی سے اوقات بسر کرین **ان نتائج و فواید کی قدرشناسی** چارون فریق مذکورہ سے حسب تفصیل ذیل ہونی چاہیے۔

تینون **فریق** رعایا اہل اسلام اس کتاب کو بجز فریق اول اسکو اپنے پاس بمنزلہ سارٹیفکٹ رکہین فریق دوم و چارم اسکو اپنا رہنما و دستور العمل قرار دین **گورنمنٹ** اس سے مشیر و وزیر کا کام لے اسکا انگریزی مین ترجمہ کرا کر قالب طبع مین لا کر اسکی ایک ایک کاپی تمام پولیٹیکل افسران و حکام سول و پولیس مملکت ہند مین تقسیم کرے - اور یہہ ہدایت کر دے کہ جملہ افسران گورنمنٹ عموماً اہل اسلام اور خصوصاً اہل حدیث کو اس کتاب کی شہادت سے اس سلطنت کے سچے وفادار اور پوری اطاعت